مصباح الزجاجۃ میں امام سیوطی کا اسلوب و منہج: ایک مطالعہ

(A Study of the Methedology of *Imām Sayūtī* in *Miṣbāh al-Zujājah)*

حافظ جمشید اختر*

Abstract

Muslim Scholars of *Ḥadīth* have produced number of works regarding commentaries of *Ḥadīth* collections. *Imām Sayūtī* is a prominent name in this list. Along with his other valuable works in Islamic sciences, he wrote a commentary of *Ibn Mājah's "Al-Sunan"* with the name "*Miṣbāh al-Zujājah*". This paper studies *Sayūtī's* methodology in his refrred work. It finds that learned commentator has elaborated prophetic traditions by Quran, *Ḥadīth*, Arabic grammer and poetic verses etc. His commentary is nice contribution to understand the *Ahādīth of Al-Sunan" by Ibn Mājah.*

Keywords: *Sayūtī, Miṣbāh*, methedology

امام سیوطیؒ کا تعارف

اِمام سیوطیؒ کا نام عبد الرحمٰن، کنیت اَبوالفضل، لقب جلال الدین اور ابن الکتب ہے۔[1] علامہ سیوطیؒ ہفتہ کی رات کو یکم رجب 849ھ بمطابق 3 اکتوبر 1445ء کو مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔[2] آپؒ کے والد گرامی شافعی مذہب

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا۔

[1] امام سیوطیؒ دراصل کتابوں کی لائبریری میں پیدا ہوئے تھے جس کی بنا پر ان کو ابن الکتب کہا جاتا ہے۔ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، (849-911ھ)، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2015)، 9/1۔

[2] ڈاکٹر محمد عبد الحلیم چشتی، تذکرہ علامہ جلال الدین السیوطی (لیاقت آباد: الرحیم اکیڈمی، 1421ھ)، 18۔

کے فقہا میں سے تھے، اور قاہرہ کے مشہور قاضی تھے، جب اِمام سیوطیؒ کی عمر صرف پانچ سال اور سات ماہ تھی تب آپ کے والد جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ اس وقت قرآن کریم کو سورۃ تحریم تک حفظ کر چکے تھے۔[3]

علامہ سیوطیؒ کے مشہور اساتذہ

آپ کے مشہور اساتذہ کرام میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں مثلاً: 1- قاضی علم الدین صالح البلقینیؒ (791-868ھ) 2۔ قاضی شہاب الدین احمد البلقینیؒ (865ھ)، 3-ابوزکریا یحییٰ بن محمدؒ المناوی (798- 871ھ)، 4-ابو العباس احمد بن کمال الدین الحنفیؒ (متوفی 872ھ)، 5-ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الکافیجی (788-879ھ)، 6۔ شیخ سیف الدین محمد بن محمد حنفی (800- 881ھ) وغیرہ۔اس کے علاوہ بھی علامہ سیوطیؒ نے بہت سے اساتذہ سے استفادہ کیا اور ان کے سامنے بیٹھ کر کتابوں کی قرأت کی، یا جن سے آپ کو محض اجازت حاصل تھی۔آپ کے شاگرد داؤدی نے ان تمام کی تعداد ایک سو اکاون (151) لکھی ہے۔[4]

حصول علم کے لیے سفر

آپ نے طلب علم کے لئے شام، حجاز، یمن، ہند، بلاد مغرب[5]، الدمیاط، الفیوم اور مصر کے شہروں کا طویل سفر اختیار کیا۔وہ خود رقم طراز ہیں:

> **سافرت بحمد الله تعالى الى بلاد الشام والحجاز واليمن والهند والمغرب والتكرور.**[6]

درس و تدریس اور افتا کا آغاز

تحصیل علم کے بعد 870ھ کو امام موصوفؒ کو ابتداء میں عربی لغت کی تدریس کی اجازت ملی، پھر 871ھ کو آپ کو فتویٰ دینے اور عام علوم کی تدریس کی اجازت ملی۔رجب 871ھ میں جامع شیخونیہ مصر میں مشیخۃ الحدیث کا منصب ملا، رجب 872ھ میں جامع ابن طولون مصر میں مسند درس کو زینت بخشی جس سے ان کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی اور ہزاروں طالبان حدیث ان سے اکتساب فیض کے لئے آنے لگے۔[7]

---

[3] شہاب الدین عبد الحہ بن احمد بن محمد بن العماد الحنبلی (1032-1089ھ) شذرات الذہب فی اِخبار من ذہب (دمشق: دار ابن کثیر، 1991ء)، 75/10۔

[4] چشتی، تذکرہ علامہ جلال الدین سیوطی، 21۔

[5] شمالی افریقا کے مشہور پانچ ممالک بلاد مغرب کہلاتے ہیں: (موریتانیا، لیبیا، المغرب، الجزائر، تونس)

[6] سیوطی، حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2007ء)، 190/1۔

[7] سیوطی، کتاب التحدث بنعمۃ اللہ (بیروت: المطبعۃ العربیۃ الحدیثیۃ، 2011ء)، 88۔

جلال الدین سیوطیؒ کی تصانیف وتالیفات

علامہ سیوطیؒ کو تصنیف وتالیف میں ملکہ خاص حاصل تھا، وہ زور نویسی میں اپنی نظیر آپ تھے، ہر موضوع پر بہت جلد کتاب تیار کرتے تھے، اس لئے انھیں کثرت تصنیف وتالیف میں نہایت بلند مقام حاصل ہے۔آغاز میں علامہ سیوطیؒ مختلف کتابوں کی تلخیص اور اختصار کیا کرتے تھے۔ شاید یہی چیز فقہ اور بہت سے مسائل میں ان کی وسعت وگہرائی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ بعد میں آپ مستقل کتابیں تصنیف کرنے لگے۔آپ کی بعض تالیفات میں کچھ تسامحات بھی واقع ہوئے ہیں۔ ان کی تحقیق واستدراک کی ضرورت ہے۔ لیکن اس سے آپ کے علمی مرتبہ میں کوئی فرق نہیں آتا کہ کثیر التصانیف مصنفین سے ایسا ہو جایا کرتا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا اندازِ تصنیف اچھوتا اور نرالہ ہے۔ وہ پہلے موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں پھر اس فن پر جن اہل علم نے کتابیں لکھیں ان کا تعارف کراتے ہیں اور ان پر تبصرہ کرتے ہیں پھر اس کے بعد اصل موضوع پر لکھتے ہیں۔یہ موصوف کا انداز تحقیق ہے جس پر آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی عمل کیا جاتا ہے۔

871ھ کو آپؒ نے باقاعدہ تصنیف وتالیف کا آغاز کیا۔آپ کی سب سے پہلی کتاب "ریاض الطالبین" ہے، جس میں مختلف علوم کی روشنی میں تعوذ اور تسمیہ پر بحث کی ہے۔

تالیفات سیوطیؒ کی اقسام ثلاثۃ

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے عام طور پر حسب ذیل تین قسم کی کتابیں لکھی ہیں :

1۔ مختصرات

یہ وہ کتابیں ہیں جو نصابی ودرسی ضروریات کے پیش نظر لکھی گئی تھیں، ان میں سے بعض منظوم ہیں جیسے الفیہ نحو میں ، الفیہ اصول حدیث میں ، الفیہ معانی وبیان میں تاکہ طلبہ انھیں زبانی یاد رکھ سکیں۔ تفسیر جلالین ، تاریخ اسلامی میں تاریخ الخلفاء، متون میں نقایہ اور اس کی شرح تمام الدرایہ اس کی بہترین مثال ہیں۔

2۔ متوسطات

متوسطات سے عام اہل علم اور اساتذہ فائدہ اٹھائیں جیسے متون کی شرحیں الفیہ نحو کی شرح البھجۃ المرضیۃ، الفیہ معانی وبیان کی شرح عقود الجمان، اصول حدیث میں تدریب الراوی شرح تقریب النواوی وغیرہ۔

3۔ جوامع

ہر فن کے دائرۃ المعارف جن سے بالغ نظر محققین ومصنفین فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے اپنے فن میں درک وبصیرت حاصل کرتے ہیں۔[8] مثلاً علم تفسیر میں الدرالمنثور، علوم قرآن میں الاتقان ، حدیث میں جمع الجوامع ، نحو میں الاشباہ والنظائر، سیرت ومعجزات میں الخصائص الکبری۔ علوم الحدیث میں المزہر، نحو میں ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع وغیرہ۔

---

[8] السیوطی، تنویر الحوالک علی شرح موطا امام مالک (بیروت: المطبعۃ العربیہ الحدیثیہ، 2011ء)، 7/3۔

علامہ سیوطیؒ کی جوامع کتب ایسی اہم وبنیادی کتابیں ہیں کہ عصر حاضر میں یہ کتابیں اگر کسی کتب خانہ میں موجود نہ ہوں تو وہ کتب خانہ علمی کتب خانہ نہیں سمجھا جاتا اور جس عالم و محقق کی نظر ان کتابوں پر نہ ہو وہ کوئی تحقیقی کام نہیں کر سکتا۔

وفات اور مدفن

آپؒ سات روز تک بائیں بازو کے شدید ورم میں مبتلا رہے، پھر 19 جمادی الاولیٰ 911ھ بمطابق 1505ء جمعہ کی رات کو اپنے مکان روضۃ المقیاس میں وفات پائی اور نماز جنازہ جمعہ کے بعد الروضہ کی قبرستان ''جامع الشیخ احمد اباریقی'' میں آپؒ کے شاگرد امام عبد الوہاب شعرانیؒ نے پڑھائی۔ بوقت وفات آپ کی عمر اکسٹھ (61) سال دس ماہ اور اٹھارہ روز تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وفات کے وقت آپ نے سورۃ یٰسین کی خود تلاوت کی۔[9]

مصباح الزجاجۃ کے اسلوب کا تحقیقی اور تعارفی جائزہ

امام سیوطیؒ نے السنن ابن ماجہ کی شرح بنام "مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ" سے کی ہے، راقم الحروف کے پاس جو نسخہ ہے وہ ابو ابراہیم حسین بن محمود الصادق کی تحقیق سے دار الکتب العلمیہ، بیروت سے 2015ء کو منظر عام پر آیا ہے۔ یہ نسخہ دو جلدوں اور 880 صفحات پر مشتمل ہے، اس میں امام سیوطیؒ نے جلد اول میں 415 احادیث کی انتہائی مختصر شرح کی ہے اور پھر جلد دوم میں 505 احادیث کی شرح کی ہے۔ یعنی ٹوٹل 920 احادیث کی شرح پر یہ مشتمل ہے۔

امام سیوطیؒ نے شرح حدیث میں بالخصوص ان تمام روایات کو چھوڑ دیا ہے، جہاں الفاظ کا تکرار کسی نہ کسی اعتبار سے آرہا تھا اور پھر جن احادیث کی شرح کی ہے، وہ بھی بہت مختصر ہے بلکہ بعض دفعہ تو لمبی چوڑی حدیث کو نقل کرنے کے بعد کسی ایک لفظ کا آسان ترجمہ بتا کر چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اگلی حدیث درج کرکے اس کی تشریح شروع کرتے ہیں۔

علامہ سیوطیؒ نے اپنی اس کتاب ''مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ'' میں جو شرح کے لیے منہج اختیار کیا ہے، اس منہج کو راقم الحروف نے اپنے فہم اور کم علمی کی بنیاد پر ذیل میں انتہائی اختصار اور جامعیت کے پیش نظر ایک ایک مثال سے یوں بیان کیا ہے:

1۔ شرح حدیث میں قرآنی الفاظ اور آیات سے استدلال

امام سیوطیؒ نے حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کم وبیش پہلی جلد میں پینتالیس (45) کے قریب مقامات پر احادیث کی شرح میں آیات قرآنی نقل کی ہیں اور دوسری جلد میں دس (10) مقامات پر آیات کو درج کیا ہے، واضح رہے کہ امام سیوطیؒ کبھی مکمل آیت اور کبھی آیت کا کچھ حصہ بیان کرتے ہیں مثلاً امام ابن ماجہؒ ایک حدیث لے کر آئے ہیں:

---

[9] السیوطی، تنویر الحوالک علی شرح موطا امام مالک، 7/3۔

قال رسول الله ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي منصورين، لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة۔[10]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ کو ہمیشہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل رہے گی اور جو اس کی تائید و مدد نہ کرے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اس حدیث کی شرح میں امام سیوطیؒ نے دو آیات نقل کی ہیں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

وذكر في كتاب 'خلق افعال العباد'عقب حديث ابي سعيد في قوله تعالى :' وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا' قال: هم الطائفة المذكورة في الحديث :'لا تزال طائفة من امتي[11]

ساتھ ہی آگے لکھتے ہیں:

وقال القرطبي في "شرح مسلم":هم الذين قال الله فيهم :وَمِمَّنْ خَلَقْنَاأُمَّةٌيَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ[12]

مذکورہ مثال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امام سیوطیؒ نے اپنی شرح میں اسلاف کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے قرآن سے بھی شرح کی ہے، موصوفؒ اکثر قرآنی آیات کو حدیث کے الفاظ یا جملوں کے مفہوم کی وضاحت کے لئے نقل کرتے ہیں یا پھر حدیث میں بیان کردہ مسائل کی تائید قرآن سے حاصل ہو رہی ہو تو آیت کو وہاں درج کرتے ہیں تاکہ حدیث کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو جائے۔

2۔ شرح حدیث میں مزید احادیث کا تذکرہ

امام سیوطیؒ نے بعض مقامات پر حدیث کے الفاظ یا اس میں ذکر کردہ واقعہ کو قدرے وضاحت سے سمجھانے کے لئے شرح میں مزید احادیث کا سہارا لیا ہے مثلاً:

امام ابن ماجہؒ ایک جگہ حدیث لکھتے ہیں کہ:

عن جابر بن عبد الله ۔۔۔ ثم يقول : اما بعد فإن خير الامور كتاب الله ، وخير الهدي هدي محمد ، وشر الامور محدثاتها ، وكل بدعة ضلالة ، وكان يقول : من ترك مالا فلاهله ، ومن ترك دينا ، او ضياعا فعلي وإلي۔[13]

---

[10] محمد بن یزید بن ماجہ (209-273ھ) السنن (الریاض: دار السلام، 1999ء) رقم الحدیث 6۔

[11] سیوطی، مصباح الزجاجۃ علی سنن ابن ماجہ، 65/1، البقرہ 2 :143۔

[12] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ 65/1۔

[13] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: 45۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ۔۔۔ پھر فرماتے: 'حمد و صلاۃ کے بعد! جان لو کہ سارے امور میں سے بہتر اللہ کی کتاب) قرآن (ہے، اور راستوں میں سے سب سے بہتر محمد کا راستہ) سنت (ہے، اور سب سے بری چیز دین میں نئی چیزیں) بدعات (ہیں اور ہر بدعت) نئی چیز (گمراہی ہے'۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے 'جو مرنے والا مال واسباب چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے، اور جو قرض یا اہل و عیال چھوڑے تو قرض کی ادائیگی، اور بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

اب اس حدیث کی شرح میں امام سیوطیؒ رقمطراز ہیں:

لان النبی ﷺقد جعل له فی ذالک ثوابا فقال:من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها، وقال فی ضده:من سن سنة سیئة ، فعلیه وزرها ، ووزرمن عمل بها۔ [14]

نبی ﷺ نے اس میں ثواب کی وضاحت فرمائی ہے کہ جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اس کو بھی اجر ملے گا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کا ثواب بھی ملے گا، پھر اس کی مخالفت میں بھی فرمایا: جس نے برا طریقہ جاری کیا اس پر اس کا بوجھ ہے، اور اس کا بھی جس نے اس پر عمل کیا۔

مذکورہ بالا مثال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ علامہ سیوطیؒ نے شرح میں بعض مقامات پر حدیث کی تشریح میں مزید احادیث کو درج کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے، تاکہ حدیث کی شرح حدیث کی روشنی میں کرکے اسلاف کے منہج کو تقویت دی جاسکے۔ لیکن واضح رہے کہ امام موصوفؒ نے حدیث کی شرح میں بہت کم مقامات پر احادیث کو درج کیا ہے۔

3۔اشعار کا بر محل استعمال

امام سیوطیؒ نے مصباح الزجاجہ میں جا بجا عربی اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔ البتہ پہلی جلد میں مقالہ نگار کی تحقیق کے مطابق صرف آٹھ مقامات پر اور دوسری جلد میں صرف چار مقامات پر اشعار کا ذکر موجود ہے، امام موصوف نے یہ اشعار بر محل اور موقع کی مناسبت سے استعمال کیے ہیں، جس سے ایک طرف تو مصنف کے شعر و ادب پر گہری نظر اور وسیع مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے دوسری طرف مصنف کے شعری ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے۔امام ابن ماجہؒ ایک حدیث لائے ہیں:

عن أبي هريرة، قال: كان من دعاء النبي ﷺ:'اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع، ومن دعاء لا يسمع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع [15]

---

[14] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 81/1۔

[15] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث 250۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی 'اللهم إني إعوذ بك من علم لاینفع ومن دعا لا یسمع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع 'اے اللہ! میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے، اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے، اور اس دل سے جو)اللہ سے (نہ ڈرے، اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہوتا ہو۔

اس حدیث کی تشریح میں امام سیوطیؒ لکھتے ہیں:

یا من تقاعد عن مکارم خلقه ليس افتخار بالعلوم الذاخرة

من لم يهذب علمه أخلاقه لم ينتقع بعلومه في الآخرة[16]

اے انسان جو عمدہ عادات کو چھوڑے ہوئے ہے، وافر علم کوئی قابل فخر نہیں ہے، جس کا علم اس کے اخلاق کو مہذب نہ بنائے، تو وہ اپنے علم سے آخرت میں بھی فائدہ نہیں اٹھائے گا۔

مذکورہ مثال سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ امام سیوطیؒ نے متنِ حدیث میں بیان کردہ الفاظ کی بعض مقامات پر اشعار سے بھی تشریح کی ہے۔

4۔ سند میں موجود راوی کا مختصر تعارف

امام سیوطیؒ نے شرح حدیث میں بعض مقامات پر اس بات کا بھی لحاظ رکھا ہے کہ اگر سند میں کوئی غیر معروف راوی کا نام، کنیت، لقب یا نسبت وغیرہ ہو تو اس کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں یا پھر تلفظ کے اعراب کی وضاحت کی ضرورت ہو تو اس کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں مثلاً امام ابن ماجہؒ ایک حدیث کی سند نقل کرتے ہیں:

حدثنا ابو عبد الله ۔۔۔ قال سمعت ابا عنبة الخولانيؓ۔۔۔[17]

اس سند میں موجود دو راویوں کے مختصر تعارف پر امام سیوطیؒ لکھتے ہیں:

(ثنا بكر بن زرعة) :هو خولانى شامى ليس له عند المصنف سوى هذا لحديث ، وليس له عند بقية الستة شئء، (سمعت ابا عنبة الخولانى)، بكسر العين المهملة وفتح النون ثم موحده اسمه عبد الله ،وقيل :عمارة ،وانكر قوم صحبته وعدوه فى (كتاب التابعين)[18]

---

[16] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 187/1۔

[17] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث 8۔

[18] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 66/1۔

ابو بکر بن زرعۃ وہ خولانی شامی راوی ہے اور اس کی صرف ایک حدیث اس کتاب میں ہے اور اس کے علاوہ بقیہ صحاح ستہ میں اس کی کوئی حدیث نہیں ہے، اور ابو عنبۃ خولانی میں 'ع' کو مکسور پڑھا جائے گا اور 'ن' کو مفتوح، اس راوی کا نام عبد اللہ ہے، اکثر لوگوں نے ان کے صحابی ہونے کا انکار کیا ہے اور ان کو تابعی شمار کیا ہے۔

مذکورہ بالا مثال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امام سیوطیؒ نے السنن ابن ماجہ کی شرح مصباح الزجاجہ میں اس بات کا بھی اکثر مقامات پر اہتمام کیا ہے کہ اگر سند یا متن میں کوئی نام، کنیت، لقب اور نسبت وغیرہ غیر معروف آ گئی ہو تو اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔

5۔ غریب الفاظ کی وضاحت

امام سیوطیؒ حدیث کی شرح کرتے ہوئے لغت سے مشکل الفاظ کی وضاحت پیش کرتے ہیں، اور مختلف اہل لغت کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے قاری کے لیے آسانی پیدا کرتے ہیں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ حدیث کے مفہوم کو سمجھ جائے، مثلاً امام ابن ماجہؒ رقم طراز ہیں:

عن المقدام بن معد يكرب الكندي، أن رسول الله ﷺ قال: " يوشك الرجل متكئا على أريكته، ..[19]

مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنے آراستہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا...

امام سیوطیؒ حدیث میں موجود لفظ "**اریکتہ**" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أريكته :السرير في الحجلة'الا يسمي منفردا أريكته"[20]

اسی طرح اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هو كل ما اتكي عليه من سرير او فراش او منصة[21]

مذکورہ مثال سے واضح ہو گیا ہے کہ امام سیوطیؒ نے مجموعی طور پر اپنی کتاب مصباح الزجاجۃ میں مشکل الفاظ کے آسان معانی ہی کا اہتمام کیا ہے اور یہ اہتمام تقریباً ہر حدیث میں دیکھنے کو ملتا ہے تاہم بعض مقامات پر پورے پورے جملے یا حدیث کے مفہوم کو بھی آسان لفظوں میں بتاتے ہیں۔

---

[19] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث 12۔

[20] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 69/1۔

[21] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 69/1۔

6۔واحد اور جمع کی وضاحت

امام سیوطیؒ حدیث کی شرح کرتے ہوئے حدیث میں موجود الفاظ میں واحد جمع کی بھی بعض مقامات پر وضاحت کرتے ہیں، تاکہ حدیث کے مفہوم کو سمجھنے میں قاری کے لیے آسانی ہو مثلاً امام ابن ماجہؒ السنن میں ایک روایت لے کر آئے ہیں:

عن عبد الله بن مسعود۔۔۔ وألبسوهم أدراع الحديد، ۔۔[22]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ۔۔۔لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا۔

امام سیوطیؒ اس حدیث کی شرح میں ایک لفظ ''اِدراع الحدید''کا واحد بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''جمع درع ''یعنی یہ درع کی جمع ہے۔[23]

مذکورہ مثال سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ اگر حدیث میں کسی جگہ کوئی لفظ جمع ہو امام سیوطیؒ اس کی واحد کی وضاحت فرمادیتے ہیں۔

7۔حدیث میں موجود جگہ کا مختصر تعارف

اگر حدیث میں کہیں شہر یا جگہ کا نام آئے تو امام سیوطیؒ اس جگہ یا شہر کی وضاحت کرتے ہیں مثلاً امام ابن ماجہؒ ایک حدیث لائے ہیں:

عن جابر، قال: كان رسول الله ﷺ: بالجعرانة ۔۔۔۔[24]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔

امام سیوطی حدیث میں ''الجعرانۃ'' شہر کے نام کے بارے میں لکھتے ہیں:

الجعرانة هي موضع قريب من مكة [25]

جعرانہ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

مذکورہ مثال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امام سیوطیؒ احادیث میں آنے والے مشہور مقامات اور شہروں وغیرہ کی وضاحت بھی انتہائی اختصار سے کر دیتے ہیں کہ یہ گاوں یا شہر کس علاقہ پر واقع ہے۔

08۔عربی گرائمر واعراب کی وضاحت

---

[22] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث 150۔

[23] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 138/1۔

[24] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: 176، بخاری، الجامع الصحیح البخاری رقم الحدیث 3610۔

[25] سیوطی، مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ، 146/1۔

امام سیوطیؒ نے مصباح الزجاجۃ میں کئی ایک مقامات پر عربی گرائمر اور اعراب کی بھی وضاحت کا اہتمام کیا ہے، مثلاً امام ابن ماجہؒ ایک حدیث لائے ہیں :

من ترک مالا فلاهله ومن ترک دینا او ضیاعا فعلی والی[26]

جو (غریب) شخص مال چھوڑے وہ ان کے ورثاء کا ہوگا اور قرض یا بچے چھوڑے تو وہ ہمارے ذمے ہیں۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطیؒ لکھتے ہیں :

قال فی (النهایة):(الضیاع):بفتح الضاد المعجمة، العیال۔ واصله مصدر ضاع یضیع ضیاعا، فسمی العیال بالمصدر ، کما تقول :من مات وترک فقرا؛ای(فقراء)،وان کسرت الضاد کان جمع ضائع ، کجائع وجیاع۔[27]

النہایہ میں کہا ہے کہ 'ضیاع' میں 'ض' پر فتحہ ہے، اور اس کا معنی بچے ہیں، اور یہ لفظ ضاع یضیع ضیاعا سے مصدر ہے، یعنی عیال کو بطور مصدر استعمال کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ کہتے ہیں جو مر گیا اور غربت چھوڑ گیا یعنی غریب چھوڑ گیا، اور اگر "ض" کے نیچے زیر پڑھی جائے تو پھر یہ لفظ "ضائع" کی جمع ہے جیسے جائع اور جیاع ہے۔

مذکورہ مثال سے واضح ہو گیا ہے کہ امام سیوطیؒ عربی گرائمر میں بھی مہارت رکھتے تھے اور احادیث کی شرح میں کئی ایک مقامات پر الفاظ کے مختلف صیغوں، مصادر، اور عربی گرائمر کی دیگر اصطلاحات کی وضاحت کا بھی اہتمام کرتے ہیں تا کہ الفاظ کی حقیقت کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

خلاصہ بحث

دسویں صدی ہجری کے مشہور عالم دین امام سیوطیؒ مصر کے شہر قاہرہ کے ایک گاوں اسیوط میں 849ھ کو پیدا ہوئے اور قاہرہ ہی میں 911ھ کو رحلت فرمائی۔ تحصیل علم کے بعد آپؒ نے ہر موضوع پر قلم اٹھایا اور خوب معلومات کا ذخیرہ جمع کیا جس کی بدولت وہ کثیر التصانیف کہلوائے ، موصوفؒ نے مصر کے مختلف مدارس میں تدریس کا آغاز کیا اور پھر درس وتدریس کے کچھ عرصہ بعد اس کو چھوڑ کر تنہائی اختیار کی اور اسی دوران تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔

امام سیوطیؒ نے سنن ابن ماجہ کی ایک شرح بنام "مصباح الزجہ علی سنن ابن ماجہ" تحریر فرمائی جو کہ اب دو جلدوں میں بیروت سے مطبوع ہے، اس شرح میں امام سیوطیؒ نے سنن ابن ماجہ کی 920 احادیث کی شرح انتہائی اختصار سے تحریر

---

[26] ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث 45۔

[27] سیوطی، مصباح الزجاجۃ علی سنن ابن ماجہ، 85/1۔

کی ہے، جس کا اسلوب اس مقالہ میں واضح کیا گیا ہے کہ آپؒ نے شرح کرتے ہوئے، آیات قرآنی، مزید وضاحت کے لئے احادیث ،اشعار کا استعمال، سند میں موجود راوی کا مختصر تعارف ، متن یا سند میں بیان کردہ جگہ کا تعارف، مشکل اور غریب الفاظ کی وضاحت، اور عربی گرائمر وغیرہ کا اکثر مقامات پر اہتمام کیا ہے۔